سائنس اور انسان

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَكَفٰى وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ. وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

سائنس کی بنیاد

یہ آیت مبارکہ ساری سائنس کی بنیاد نظر آتی ہے۔ایک تو مرد اور عورت جوڑا ہے۔اسی طرح حیوانوں میں، پرندوں میں اور درندوں میں جوڑے جوڑے ہیں۔ مگر اس آیت کی تفصیل اس سے بہت زیادہ ہے۔

کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے

آپ کائنات کی ہر چیز میں غور وفکر کریں آپکو جوڑا جوڑا نظر آئیگا مثلاً زمین اور آسمان جوڑا جوڑا ہے۔آسمان پانی برساتا ہے زمین مادہ کی مانند اس کو جذب کرتی ہے۔پھر کھیتیاں زمین کی اولاد ہوتی ہیں۔ Botany کا مضمون پڑھنے والے آج اس بات کو سمجھتے ہیں کہ پودوں میں بھی جوڑا جوڑا ہوتا ہے۔

ایک پودے سے بیج ہوا میں اڑتا ہے دوسرے پودے میں پہنچتا ہے اور دوسرے پودے میں پہنچ کر پھر ایک نیا پھول برآمد ہوتا ہے لہٰذا نباتات میں جوڑا جوڑا ہے بلکہ آج سائنس کی دنیا یہ کہتی ہے کہ اگر مادہ ہمیں معلوم ہے تو Anti Matter بھی موجود ہے۔ Matter اور Anti Matter یہ بھی جوڑا جوڑا ہے۔ اگر ذرا اور گہرائی میں چلے جائیں تو مادے کی بناوٹ ایٹم سے ہوتی ہے۔ ایٹم کے اندر الیکٹران اور پروٹان کا جوڑا ہے پھر یہ دونوں مل کر چارج والے ذرات بنتے ہیں۔ اب کوئی نہ کوئی بغیر چارج کے ذرہ ہونا چاہیے تھا جو انکا جوڑا بنتا۔ الیکٹران اور پروٹان Chargerge partical ہیں۔ نیوٹران بغیر Charge کے ہیں۔ یہ جوڑا بن گیا۔ کیمسٹری کی دنیا میں جتنے (Reactions) ہوتے ہیں۔ انکی بنیاد Ions پر ہوتی ہے۔ ہر مرکب پہلے مثبت اور منفی آئن میں تقسیم ہوتا ہے۔ تب ردعمل مکمل ہوتا ہے۔ یہ جوڑا جوڑا ہوا۔ پھر کچھ چیزیں تیزابی (Acidic) ہوتی ہیں کچھ اساسی (Basic) ہوتی ہیں یہ بھی جوڑا جوڑا ہوا۔

مسلمان طلباء سے اپیل

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ہم نے ہر چیز میں جوڑا جوڑا بنایا تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ میں مسلمان طالب علموں سے اپیل کرتا ہوں۔ وہ اس آیت کو اصول بنا کر ریسرچ کریں انہیں سائنس کی نئی دریافتیں سامنے آئیں گی۔

آج دیکھئے کمپیوٹر نے زمین کے فاصلوں کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ جو تبدیلیاں سالوں کے بعد آتی تھی وہ آج دنوں میں آرہی ہیں۔ کمپیوٹر کی بنیاد Bits پر ہے ایک زیرو اور ایک One ہے۔ مشین لینگویج Zero اور One سے مل کر بنتی

ہے۔ ہر کمپیوٹر زیرو اور one کے اوپر کام کرتی ہے، زیرہ اور one بھی ایک جوڑا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ہر چیز میں جوڑا جوڑا ہوتا ہے۔

اصلی انسان اور نقلی انسان

ساری بات کرنے کا یہ مقصد ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر چیز میں جوڑا جوڑا بنادیا۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اس اصول کو ذرا سامنے رکھ کر انسان کے بارے میں سوچئے۔ یہ انسان بھی دو چیزوں کا مجموعہ ہے۔ ایک جسم جو مکان ہے دوسرا روح جو اس میں مکین ہے۔ یہ جسم نقلی انسان ہے اسکے اندر بسنے والی روح اصلی انسان ہے۔ یعنی یہ بھی دو چیزوں کا مجموعہ ہے نقلی انسان اور اصلی انسان۔ نقلی انسان کی ضروریات اور ہیں اصلی انسان کی ضروریات اور ہیں، وہ کیسے؟ انسان مٹی سے بنا اور اسکے جسم کی ضروریات زمین سے برآمد ہوتی ہیں مثلاً پانی، کپڑا، پھل وغیرہ ہر چیز مٹی سے نکلتی ہے کیونکہ بنیاد ہی مٹی ہے۔ انسان کی روح اوپر سے آئی ہے پس اس روح کی غذا اوپر سے آنیوالے انوارات و تجلیات ہیں۔ پس نقلی انسان کی ضروریات اور ہیں، اصلی انسان کی ضروریات کچھ اور۔

دو چہرے

انسان کے دو چہرے ہیں ایک وہ چہرہ جس کو دنیا والے دیکھتے ہیں ایک وہ چہرہ ہے جس کو پیدا کرنے والا دیکھتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ شرفاء کی شکل میں بھیڑیے کا دل رکھنے والے ہوتے ہیں۔ دو چہروں کیساتھ زندگی گزارتے ہیں ایک چہرہ آنکھ کھولنے سے نظر آتا ہے ایک چہرہ آنکھ بند کرکے دیکھنے سے نظر آتا ہے۔ ایک چہرہ نگاہ اٹھانے سے نظر آتا ہے ایک چہرہ نگاہ جھکانے سے نظر آتا ہے۔

جسم اور روح کی ضروریات

ایک جسم اور ایک اس کی روح ہے۔ دونوں کی ضروریات علیحدہ ہیں۔ اگر چند دن روٹی نہ کھائیں تو جسم کی قوت ضعف میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر چند دن نیک اعمال نہ کریں تو انسان کی روح کمزور ہو جاتی ہے۔ روحانی طور پر انسان بالکل کمزور ہو جاتا ہے۔ ظاہر کے کھانے کی لذت اور ہے باطن کی غذا کی لذت اور ہے۔ جیسے ہم دستر خواں پر بیٹھتے ہیں ہمیں ہر ہر کھانے کا مزا جدا محسوس ہوتا ہے۔ روسٹ کا مزہ جدا، سبزی کا مزہ جدا، پھل کا مزہ جدا، میوے کا مزا جدا، مشروبات کا مزا جدا، ہر ہر چیز کا ہمیں علیحدہ علیحدہ لطف محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر ہر نیک عمل کے ساتھ ایک علیحدہ لذت ہے جس کا باطن جاگتا ہو وہ ان اعمال کی لذت اٹھایا کرتا ہے۔

جدا جدا مزے

میرے دوستو جس طرح ہر کھانے کا مزا جدا ہے اللہ کی قسم ہر نیک عمل کی لذت جدا ہے۔ غیر محرم سے آنکھ بند کرنے کا مزا کچھ اور ہے، سچ بولنے کا مزا کچھ اور ہے، دوسرے کی خاطر قربانی دینے کا مزا کچھ اور ہے، عبادات کا مزا کچھ اور ہے۔ جیسے ہم آئس کریم کھاتے ہیں ہر ہر چمچ کھانے پر لطف آتا ہے ایسے ہی اللہ والے جب اس قرآن کو پڑھتے ہیں تو ہر ہر آیت کے پڑھنے پر ان کو مزا آتا ہے اور انکا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

وَ اِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِیۡمَانًا

جب اسکی آیات پڑھی جاتی ہیں ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے۔

ہمیں تلاوت قرآن کا لطف کیوں نہیں آتا؟

جب اللہ کا قرآن پڑھا جاتا ہے اللہ والوں کو لطف آتا ہے ہمیں لطف کیوں نہیں آتا؟ اس لئے کہ ہم نے اندر کے انسان پر محنت نہیں کی ہے۔ آج نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور خیالوں میں بازار پھر رہے ہوتے ہیں، تلاوت کر رہے ہوتے ہیں دل و دماغ کسی اور کے خیالات میں لگا ہوا ہوتا ہے، ایسے وقت میں عبادات کی لذت کیسے نصیب ہو سکتی ہے۔

عجیب عبادتیں

آج ہماری عبادات کی حالت عجیب ہے۔ ایسے بھی مواقع آئے کہ امام کو نماز کی رکعتوں میں سہو ہوا، بعد میں مقتدیوں سے پوچھا کتنی رکعات پڑھیں بھری مسجد میں کوئی بتانے والا نہیں کتنی رکعات پڑھیں ...... سب غیر حاضر۔ اللہ اکبر۔ یہ نمازوں کی حالت ہے۔ یہ عبادات کی کیفیت ہے۔ کسی عارف نے کیا پیاری بات کہی فرماتے ہیں۔

بہ زمین چوں سجدہ کردم ز زمین ندا برآمد
کہ مرا خراب کر دی تو بسجدہ ریائی

جب میں نے زمین پر سجدہ کیا تو زمین سے ندا آئی۔ اور ریا کے سجدہ کرنے والے تو نے مجھے بھی خراب کر دیا۔

میں جو سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

جب دل صنم خانہ بن چکا ہو بت خانہ بن چکا ہو تو پھر سجدے کی لذت نہیں آیا

کرتی۔

وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر ومحراب

جن پہ سجدے مچلتے تھے وہ پیشانیاں کہاں گئیں۔ جو اللہ کے ڈر سے کانپتے تھے وہ دل کہاں گئے؟ آج زندگی مختلف ہوگئی۔

تیری محفل بھی گئی چاہنے والے بھی گئے
شب کی آہیں بھی گئیں صبح کے نالے بھی گئے

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

مسلمانوں کی ذلت کی وجہ اور اس کا علاج

نہ تلقین غزالی نظر آتی ہے نہ پیچ وتاب رازی نظر آتا ہے کیا وجہ ہے؟ محنت کا رخ جدا ہوگیا۔ اصلی انسان پر محنت کرنے کی بجائے آج ہم نے نقلی انسان پر محنت کرنا شروع کردی ہے اصلی انسان کو بھلا بیٹھے۔ جب ہم نے اصلی انسان کو بھلا دیا ہم دنیا کے اندر ذلت کی زندگی گزار رہے ہیں۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا ہم اب وہ زمانہ بھول گئے
غیروں کی کہانی یاد رہی ہم اپنا فسانہ بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھے سینے میں
جی ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے
تکبیر تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے ہیں وہ ضرب لگانا بھول گئے

کہاں گئے وہ نوجوان جو رات کے آخری پہر میں اٹھ کر لا الہ الا اللہ کی ضربیں لگایا کرتے تھے۔ ان کے سینوں میں دل کانپتے تھے، جن کے معصوم ہاتھ اٹھتے تھے تو دنیا میں ایسے انقلاب آجاتے تھے جو ایٹم بموں سے بھی نہیں برپا ہوتے۔ رات کو اٹھ کر رونے کی لذت سے آج ہم ناآشنا ہیں۔ تہجد کا وقت تو قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔

تہجد یا سو روپیہ

تہجد کے وقت شہنشاہ عالم کی طرف سے ایک فرشتہ یہ منادی کرتا ہے، کوئی ہے سوال کرنے والا میں اس کا سوال پورا کروں...... مانگنے والے میٹھی نیند سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمیں اگر کوئی کہہ دے کہ رات کے تین بجے جاگو گے تو تمہیں ایک سو روپیہ ملے گا۔ ہمیں ساری رات نیند نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تہجد کے وقت میں اٹھ کر جو مانگتا ہے میں مانگنے والے کو عطا کر دیتا ہوں، اس اللہ کے تعلق، اللہ کی معرفت، آخرت کی کامیابی کا آج وہ مقام ہمارے دل میں نہیں جو سو روپے کا ہوتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسی کرنی چاہیے تھی)

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہرو منزل ہی نہیں

دعا کی طاقت

صلاح الدین ایوبی کا واقعہ یاد آگیا۔ عیسائیوں کے ساتھ صلیبی جنگیں ہو رہی ہیں۔ عیسائیوں نے اپنی پوری فوج میدان میں جھونک دی تاکہ ایک ہی حملے میں

مسلمانوں کو شکست دے دیں۔ مزید برآں کمک کے طور پر ایک بحری بیڑا بھی روانہ کر دیا۔ صلاح الدین کو پتہ چلا تو اس کو پریشانی لاحق ہوئی مسلمان تعداد میں تھوڑے ہیں ساز و سامان میں کم ہیں، کفار کا مقابلہ ہم کیسے کریں گے؟ صلاح الدین ایوبی بیت المقدس میں جاتا ہے ساری رات رکوع اور سجدہ میں گزار دیتا ہے، اللہ کے سامنے مناجات کرتا رہتا ہے۔ فجر کی نماز پڑھ کر باہر نکلا، ایک نیک اور بزرگ آدمی جاتے ہوئے نظر آئے۔ صلاح الدین ایوبی قریب آتا ہے اس بزرگ کو سلام کر کے کہتا ہے، حضرت معلوم ہوا ہے کہ کفار کا ایک بحری بیڑا چل پڑا ہے جو مسلمانوں پر حملہ کرے گا ہمارے پاس ان سے نمٹنے کے لئے فوج نہیں ہے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے۔ وہ صاحب نظر تھے آنکھ اٹھا کر صلاح الدین ایوبی کے چہرے کو دیکھا اس کی رات کی کیفیات کو بھانپ لیا۔ فرمانے لگے صلاح الدین ایوبی تیرے رات کے آنسوؤں نے دشمن کے بحری بیڑے کو ڈبو دیا ہے۔ واقعی اگلے دل خبر پہنچی کہ دشمن کا بحری بیڑا ڈوب چکا تھا۔ ایک وقت تھا رات کے آخری پہر میں مسلمانوں کے ہاتھ اٹھتے تھے اللہ تعالیٰ دنیا کے جغرافیہ کو بدل دیا کرتے تھے۔ آج اس وقت ہماری آنکھ نہیں کھلتی۔ اس دال ساگ کے مزے نے ہمیں عبادات کے مزے سے محروم کر ڈالا۔

حضرت قطب الدینؒ کے جنازہ پڑھانے کا واقعہ

آپ کہیں گے مصروفیات بہت ہیں سنئے۔ مصروفیت کی بات آ گئی تو فقیر آپ کو ایک بادشاہ کا واقعہ سنا دیتا ہے۔ فقیر کو دہلی میں قطب مینار کے قریب حضرت خواجہ قطب الدینؒ بختیار کاکی کے مزار پر جانے کا موقعہ ملا۔ ایک عجیب واقعہ ان کی زندگی

کا سنئے ۔ جب حضرت قطب الدینؒ بختیار کا کی کی وفات ہوئی تو کہرام مچ گیا ۔ جنازہ تیار ہوا ۔ ایک بڑے میدان میں جنازہ پڑھنے کے لئے لایا گیا مخلوق مور و ملخ کی طرح جنازہ پڑھنے کے لئے نکل پڑی تھی ، انسانوں کا ایک سمندر تھا جو حد نگاہ تک نظر آتا تھا ، یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک بپھرے ہوئے دریا کی مانند یہ مجمع ہے ۔ جب جنازہ پڑھنے کا وقت آیا ایک آدمی بڑھا ۔ کہتا ہے کہ میں وصی ہوں مجھے حضرتؒ نے وصیت کی تھی ۔ میں اس مجمع تک وہ وصیت پہنچانا چاہتا ہوں مجمع خاموش ہو گیا ۔ وصیت کیا تھی خواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ نے یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ وہ شخص پڑھائے جس کے اندر چار خوبیاں ہوں ۔ پہلی خوبی یہ کہ زندگی میں اس کی تکبیر اولیٰ کبھی قضا نہ ہوئی ہو ۔ دوسری شرط اس کی تہجد کی نماز کبھی قضا نہ ہوئی ہو ۔ تیسری بات یہ کہ اس نے غیر محرم پر کبھی بھی بری نظر نہ ڈالی ہو ۔ چوتھی بات یہ کہ اتنا عبادت گزار ہو کہ اس نے عصر کی سنتیں بھی کبھی نہ چھوڑی ہوں ۔ جس شخص میں یہ چار خوبیاں ہوں وہ میرا جنازہ پڑھائے ۔ جب یہ بات کی گئی تو مجمع کو سانپ سونگھ گیا ، سناٹا چھا گیا ۔ لوگوں کے سر جھک گئے کون ہے جو قدم آگے بڑھائے ۔ کافی دیر گزر گئی حتیٰ کہ ایک شخص روتا ہوا آگے بڑھا ۔ حضرت قطب الدین بختیار کا کیؒ کے جنازے کے قریب آیا ۔ جنازے سے چادر ہٹائی اور یہ کہا حضرت قطب الدین ! آپ خود تو فوت ہو گئے ۔ مجھے رسوا کر دیا ، اس کے بعد بھرے مجمع کے سامنے اللہ کو حاضر و ناظر جان کر قسم اٹھائی میرے اندر یہ چاروں خوبیاں موجود ہیں ۔ لوگوں نے دیکھا یہ وقت کا بادشاہ شمس الدین التمش تھا ۔ اگر بادشاہی کرنے والے دینی زندگی گزار سکتے ہیں کیا ہم دکان کرنے والے یا دفتر میں جانے والے ایسی زندگی نہیں گزار سکتے ۔ اللہ رب

العزت ہمیں نیکی کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين